اردو ناول بخت تحریر : ازمہرالنساءشاہ میر قسط نمبر ۱5

وہ یونیورسٹی کے گیٹ پر کھڑی تھی جب دو ہارون کی گاڑی اس کے سامنے آن کھڑی ہوئی ابھی وہ دروازہ کھول کر اندر بیٹھتی کہ اس نے سفیر کی سیاہ اوڈی کو ہارون کی گاڑی کے بالکل قریب رکھتے دیکھا وہ دونوں ایک ساتھ باہر نکلے تھے ہالے نے اچھنبے سے اپنے سامنے کھڑے سفیر کو دیکھا جبکہ ہارون سفیر کو دیکھ کر ہارون کے قدم تھے تھے وہ اپنی گاڑی کے پاس ہی کھڑا ہو گیا تھا آگے نہیں آیا تھا
آپ یہاں کیسے ؟ مجھے بتایا کیوں نہیں؟ ہالے حیرت سے پوچھ رہی تھی
تمھیں لینے آیا ہوں سر پر ائز دینا چاہتا تھا اسلئے نہیں بتایا اس نے ہارون کو دیکھ لیا تھا تب ہی نارمل سے لہجے میں بول رہا تھا لیکن اس کے چہرے پہ برہمی واضح تھی
لیکن میں نے تو ہارون کو بلایا ہے وہ مجھے لینے آیا ہے آپ کو آنا تھا تو مجھے بتا دیتے خیر اب تو میں ہارون کے ساتھ لنچ کرنے جارہی ہوں اگر آپ بزی نہیں ہیں تو آپ بھی جوائن کریں ہمیں وہ خوش دلی سے آفر کر رہی تھی ہارون کی نظریں اپنے جو گرز پہ جمی تھیں اس نے ایک بار بھی نظر اٹھا کر ان دونوں میں سے کسی کو نہیں دیکھا تھا کیا مطلب ہے تمہارا میں تم لوگوں کو جوائن کروں؟ میں تمھیں لینے آیا ہوں تم میرے ساتھ جانے سے انکار کر رہی ہو ؟ کیا یہ کہنا چاہ رہی ہو تم ؟ ہارون کی وجہ سے مجھے واپس بھیج دو گی تم ؟ سفیر کے تاثرات سخت ہو چکے تھے آپ بات کو

بڑھا رہے ہیں آپ اگر آنے سے پہلے مجھے بتا دیتے تو میں ہارون کو کال نہ کرتی وہ میرے بلانے پر یہاں آیا ہے میں اس کو کیسے واپس بھیج دوں اور آپ کے ساتھ چلی جاؤں
تو میں چلا جاؤں ؟ تم نہیں جاؤ گی میرے ساتھ انکار کرو گی مجھے ؟ تمھیں وہ زیادہ عزیز ہے ؟مجھے میری کمٹمنٹ زیادہ عزیز ہے جو کہ میں ہارون کے ساتھ کر چکی ہوں جو انسان اپنی کمٹمنٹ پر قائم نہیں رہتا جو بات کر کے مکر جائے ایسا شخص اپنی عزت نہیں کرتا اور جو اپنی عزت نہیں کرتا لوگ اسکی عزت نہیں کرتے اس لئے میں اپنی کمٹمنٹ پر قائم ہوں وہ ایک ایک لفظ پر زور دیتی ہوئی بولی تھی کیا ہو گا اگر وہ یہاں سے چلا جائے گا یہ اتنی بڑی بات نہیں ہے بالے تم مجھے انسلٹ کر رہی ہو اب وہ ذرا بلند آواز میں بولا تھا
تما شامت بنائیں سفیر مجھ پہ چلانے کی ضرورت نہیں ہے میں آپ کے ساتھ نہیں جاؤں گی سنا آپ نے اس اب جا سکتے ہیں آپ وہ اب دبا دبا سا چلائی تھی آس پاس سے گزرتے سٹوڈنٹس ان کو دیکھ رہے تھے چہ میگوئیاں ہونے لگی تھیں ابھی سفیر کچھ کہتا کہ ہارون نے قریب آکر ہالے کو کہنی سے پکڑا تھا اور اپنا رخ سفیر کی جانب کر کے بولا تھا
یہ تمہارے ساتھ ہی جائے گی مجھے کسی دوست کی کال آگئی ہے مجھے وہاں جانا ہے تم گاڑی میں بیٹھو میں ذرا اس سے ایک بات کر لوں پھر آتی ہے یہ بھی اوکے ؟ وہ متوازن لہجے میں کہتا سفیر کو زہر لگا تھا سفیر خاموشی سے گاڑی میں جا کر بیٹھ گیا تھا

تم اس وقت اس کے ساتھ جاؤ ہم بعد میں بات کریں گے اس بارے میں پلیز سب دیکھ رہے ہیں اس وقت تماشہ نہ لگاؤ بچوں کی طرح لڑ رہے ہو تم دونوں

میں نہیں جاؤں گی غلام نہیں ہوں ان کی وہ پھاڑ کھانے والے لہجے میں بولی تھیکیونکہ آپ کو جیلس فیل ہو ا ہو گا یا پھر آپ کو یہ لگا کہ میں آپ کی ملکیت ہوں اور اب میں کسی اور مرد کے ساتھ کیسے گھوم سکتی ہوں ؟

کیونکہ ہیں تو آپ وہی مشرقی مرد نہ کیوں یہی ہوا ہو گا ہے ناں وہ اسکی بات کاٹ کر غصے سے سرخ چہرہ لئے بولتی ہی چلی گئی سفیر نے گاڑی ایک جگہ روک دی تھی اور اپنا رخ اسکی طرف موڑ کر وہ بالے کی آنکھوں میں دیکھتا ہو ا کہنے لگا

کیونکہ " ہارون کی ماں آج شام تمہارا رشتہ لے کر آرہی ہیں ہاں میں مشرقی مرد ہوں لیکن میں تمہارے اور ہارون کے تعلق کو اچھی طرح جانتا ہوں اور رہی بات ملکیت کی تو تم ایک جیتی جاگتی انسان ہو کوئی روبوٹ نہیں جو میری مرضی پہ چلے گا وہ ایسے ٹھنڈے لہجے میں کہہ رہا تھا کہ ہالے کو اپنی ریڑھ کی ہڈی میں سنسنی سی محسوس ہوئی

تو آپ کو کیا پر اہلم ہے ؟ میرا رشتہ لا رہی ہیں نہ آپ کو تو کچھ نہیں کہہ رہیں اس کا رنگ پھیکا پڑ گیا تھا لیکن پھر
بھی گردن کٹا کر بولی تھی

مجھے یہ پرابلم ہے کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں یہ ہے میر املہ لیکن میں تو یہ نہیں سمجھ پا رہا کہ تم اتنی ریلیکس کیسے ہو کیا تمھیں کوئی فرق

نہیں پڑتا؟ کیا تم مجھ سے محبت نہیں کر تیں ؟ وہ زخمی لہجے میں بول رہا تھا اس کی بھوری آنکھوں میں تکلیف تھی ہالے کو بے اختیار ملال ہو ا تھا

سفیر میں پریشان ہوں لیکن میں آپ کی طرح چیخ چلا نہیں سکتی آپ مجھے بابا کے پاس کورٹ لے جائیں آج یہ مسلہ حل کر کے ہی آؤں گی اس نے ساری جمع تفریق کر لی تھی اور اب قدرے بہتر محسوس کر رہی تھی

تا یا ابو کے پاس کیا کرنے جاؤ گی تم ؟ اور ویسے بھی وہاں مردوں کا ایک ہجوم ہوتا ہے میں تمھیں وہاں نہیں لے کر جاؤں گا ان کو کال کرو اور گھر آنے کا بولو یا پھر کسی ریستوران بلاؤ ان کو وہ اب گاڑی سٹارٹ کرتا ہوا کہہ رہا تھا ابھی تھوڑی دیر پہلے تو کچھ اور کہہ رہے تھے آپ اور اب آپ کو کورٹ کے مرد برے لگ رہے ہیں وہ اب اس کو تنگ کر رہی تھی

ہاں تو اتنا بھی بے غیرت نہیں ہواوں میں بارون کی بات الگ ہے وہ فیملی ہے اور کورٹ کچہریوں کا کس کو نہیں پتہ ہر طرح کے مرد ہوتے ہیں وہاں غنڈے موالی قاتل ریپسٹ کم از کم اپنے گھر کی لڑکی کو تو میں وہاں لے کر جانے سے رہا وہ چہرے کے زاویے بگاڑ کر بولا تھا تھا

اچھا میں بابا کو کال کرتی ہوں وہ آج ممانی کو آنے سے منع کر دیں گے اور میں رات تک بابا سے بات کر لوں گی آپ کے بارے میں یہ اتنا بڑا مسلہ نہیں ہے آپ پریشان نہ ہوں وہ اپنائیت سے بول رہی تھی اللہ کرے ایسا ہی ہو وہ بڑبڑ آیا تھا ہالے نے سر سیٹ کی پشت سے نکا دیا تھا اسے ابھی بہت کچھ سوچنا تھا

Bakhtnovel.online

..

گرمی اپنے جو بن پر تھی نفیسہ کے گھر کے چھوٹے سے باغیچے میں آج اداسی سی تھی پھول مرجھا چکے تھے گھاس مری ہوئی لگتی تھی نفیسہ کی سیاہ آنکھوں میں خالی پن ساتھا عمر کا درد ٹھیک ہونے کے بجائے بگڑتا جا رہا تھا کیس میں کوئی پیش رفت ہوتی نظر نہیں آ رہی تھی وہ یہ گھر چھوڑ نا چاہتی تھیں لیکن پہلے عمر کی سرجریکروانی تھی وہ اپنی سوچوں میں اتنی مگن تھیں کہ ان کو عمر کے آنے کا بھی پتہ نہ چلا وہ آکر ان کے سامنے رکھی چھوٹی سی کرسی پر بیٹھ گیا تھاوہ گھپلو سابچا مر جھایا ہوا لگتا تھا

اماں کیا میں مر جاؤں گا ؟ عمر کی آواز نفیسہ کو اپنے حواس میں لائی تھی نہیں میر ابیٹا تم ایسا کیوں کہہ رہے ہو ؟ میں تمہارا علاج کرواؤں گی تم بالکل ٹھیک ہو جاؤ گے تم سے کس نے کہا یہ

سب ؟ آج کل عمر ایسی باتیں کرنے لگا تھا کہ نفیسہ اس کی باتیں سن کر مزید دکھی ہو جاتیں ب

نہیں اماں میں مر جاؤں گا مجھے پتہ ہے اقصیٰ کے ابا نے کہا ہے مجھے کہ اب میں مرنے والا ہوں کیونکہ کوئی بھی ڈاکٹر میر اعلاج نہیں کرے گا کیونکہ میری ماں ایک بری عورت ہے اور میں بہت جلد مر جاؤں گا وہ اپنی عمر سے بہت بڑی بات کر گیا تھا نفیسہ جہاں تھیں وہیں سن سی ہو گئی تھیں (کیا یہ ہے وہ زندگی جو وہ عمر کو دیں گی) اماں ایک بات بولوں ؟ وہ ماں کو خاموش دیکھ کر ایک بار پھر بولا تھا نفیسہ نے نم آنکھوں سے اثبات

میں سر ہلایا
تھا کچھ بولی نہیں تھیں
مجھے مرنا نہیں ہے اماں پلیز میں اپنے اسکول جانا چاہتا ہوں دوبارہ آپ مجھے بچالو گی ناں ؟ وہ معصومیت سے پوچھ رہا تھا انہوں نے اٹھ کر عمر کو اپنے سینے سے لگا لیا تھا
ہاں میں سب کچھ کروں گی تمہارے لئے کسی بھی طرح کچھ بھی کر کے بچالوں گی تمھیں تم نہیں مر سکتے عمر میں تمھیں نہیں مرنے دے سکتی اللہ تمھیں بچالے گا وہ مجھے بے آسرا نہیں چھوڑے گا وہ زار و قطار روتے ہوئے
عمر کو چومتی جارہی تھیں جب دروازے پہ دستک ہوئی وہ چند لمحے بعد عمر سے دور ہوتے ہوئے دروازہ کھولنےچلی گئی تھیں سامنے زری کو دیکھ کر ان کا دل پھر سے بھر آیا تھا وہ زری کو اندر آنے کا موقع دیئے بغیر ان کے گلے لگتی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی تھیں
زری میر اعمر میر ابچہ میں اس کو نہیں کھو سکتی پلیز کچھ کرو کچھ بتاؤ مجھے کوئی حل بتا دو کوئی مشورہ دو میں کیا کروں نفیسہ کیا ہو گیا ہے ہمت کرو اللہ ہے وہ ہماری مدد کرے گا تم اندر تو چلو دیکھو اس طرح رونے سے کچھ نہیں ہو گا میری بہن وہ ان کو روتا دیکھ بو کھلا سی گئی تھیں لوگ ان کے در پر جمع ہونے لگے تھے کسی کی بے بسی سے بہتر تماشہ بھی بھلا کوئی ہوا ہے ؟ یکدم نفیسہ زریسے الگ ہوئی تھیں وہ دو قدم مزید آگے آئی تھیں اور اس مجھے پہ قہر بھری نظریں ڈالتی بلند آواز میں کہنے لگی تھیں

تم لوگوں کو شرم نہیں آتی ظالموں مرے باپ نے تم لوگوں کو قرآن پڑھا یا تم لوگ میرے بچے کو مارتے ہو میرے باپ کے بعد میں نے تمہارے بچوں کو قرآن پڑھایا ہے تم لوگ میرے بچے کو گالیاں دیتے ہو اس کو ایسے ایسے گھٹیا لفظ بولتے ہو کہ میری بھی روح کانپ جائے تم لوگ مجھے ستاتے ہو میرے بچے پہ ظلم کرتے ہو خدا کا خوف کرولوگوں کسی کو اتنانہ ستاؤ کہ اس کا صبر جواب دے جائے تم لوگ کیوں پڑے ہو میرے پیچھے میں نے کیا بگاڑا ہے تمہارا کیوں میرے کردار پر انگلی اٹھاتے ہو جبکہ تم سب گواہ ہو اس بات کے کہ میرا کردار صاف ہے میں پاک ہوں تم سب کو مار دوں گی میں اگر میرے بیٹے کو کچھ ہوا کسی کو نہیں چھوڑوں گی میں میں آگ لگادوں گی تمہارے گھروں کو تمہارے بچوں کو کسی کو نہیں بخشوں گی وہ ابھی مزید کچھ کہتیں جب زری کا شوہر ان سب کے درمیان راستہ بنا تا نفیسہ کے قریب آکر رکا تھا اور ان کے بازو سے
پکڑ کر ان کو اندر لے گیا تھا وہ خود بھی چیخ چیخ کر بھانپ چکی تھیں تب ہی خاموشی سے ان کے ساتھ کھنچتی چلی گئیں جیسے ہی وہ اندر پہنچیں سامنے کا منظر دیکھ کر انکا ہاتھ بے اختیار اپنے دل کے مقام پہ گیا تھا
عمر اس چھوٹی سی کرسی پہ نہیں بیٹھا تھا وہ منہ کے بل گھاس پہ بے ہوش پڑا تھا ر حمان نے بھاگ کر اس کو اپنی گود میں اٹھا لیا تھا اور ڈاکٹر کو دکھانے بھاگا تھا جبکہ نفیسہ اب بھی ساکت کی گھاس کے اس ٹکڑے کو دیکھتی جارہی تھیں جہاں عمر گر اتھازری دکھ سے نفیسہ کو دیکھ رہی

تھیں وہ انکے لئے کچھ نہیں کر سکتی تھیں
زری رحمان بھائی سے بولو میری ٹکٹس کروادیں میں اسی ہفتے عمر کو لے کر امریکا جارہی ہوں زری کو ان کی آواز کسی کھائی سے آتی محسوس ہوئی تھی
تمہارا اور عمر کا ویزہ ؟ وہ سب کیسے ہو گا ؟
کیا تم نہیں جانتیں کہ میں ایک امریکی شہری ہوں وہ اب کچھ دیر پہلے اپنے دروازے پر کھڑی چیختی روتی ہوئی نفیسہ نہیں تھیں یہ ہائی کورٹ میں کھڑی طرح طرح کے مجرموں کو ڈیل کرنے والی اپنے دلائل سے سامنے والوں کو چاروں شانے چت کرنے والی بیر سٹر نفیسہ حیات تھیں
اور کیس اس کا کیا ہو گا
نفیسہ کو عمر حیات سے زیادہ عزیز کچھ نہیں ہے انکی آواز سپاٹ تھی کسی بھی قسم کے جذبے سے عاری وہ کہتی اندر جاچکی تھیں اور زری ایک بار پھر اس آدھی اجڑی گھاس پہ تنہارہ گئی تھیں

Bakhtnovel.online